



## سوال

(38) مساجد کے افتتاح کے لئے مجلسوں کا اہتمام

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں جب کوئی نئی مسجد بنائی جاتی ہے۔ اور اس میں نماز شروع کرنے کا پروگرام بنتا ہے۔ تو اس کے لئے مختلف شہروں سے لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ افتتاح مسجد کی تقریب میں شریک ہوں۔ تو اس مقصد کے لئے لوگوں کے آنے کا کیا شرعی حکم ہے؟ کیا حدیث:

لائسنس الرمال الابی ثلاثہ مساجد (صحیح بخاری کتاب فضل الصلوٰۃ فی مسجدک والصلوٰۃ فی مسجدک والصلوٰۃ فی مسجدک: 1189)

"تین مساجد کے علاوہ کسی طرف (تبرک کی غرض سے) سواریاں تیار کر کے (سامان سفر باندھ کے) مت جایا جائے۔"

کی روشنی میں یہ فعل حرام ہوگا۔ اور اگر ایس کرنا جائز ہے۔ تو جواز کی دلیل کیا ہے۔؟ کیا وہ حدیث جس میں یہ ہے کہ بعض صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین نے نبی کریم ﷺ کو دعوت دی۔ کہ آپ ان کے گھر تشریف لا کر ایک کونے میں نماز پڑھیں تاکہ وہ اسے جائے نماز قرار دے لیں۔ "اس عمل کے جواز کی دلیل بن سکتی ہے۔؟ اور کیا اس سلسلے میں قصہ مسجد ضرار سے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہاں جانے کے محض قصد ارادہ سے منع نہیں فرمایا بلکہ اس لئے منع کیا کہ اس مسجد کو ضرر اور کفر کے لئے بنایا گیا تھا۔؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مساجد کا افتتاح ان میں نماز پڑھنے اور ذکر الہی تلاوت قرآن مجید تسبیح و تہلیل اور علوم شرعیہ کی تعلیم جیسے امور سے ہونا چاہیے۔ جو مسجد کے لئے باعث عظمت و رفعت شان ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویزکر فیہا اسمہ تسبیحاً لہ فیہا بالقرآن والذکر والصلوٰۃ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ یتحافون لہ ما یتحطب فیہ القلوب والا بصر ۲۷ لیجزیہم اللہ احسن ما عملوا ویزیدہم من فضلیہ واللہ یزق من یشاء بغیر حساب ۲۸ ... سورۃ النور

"(وہ قدیل) ان گھروں میں (ہے) جن کے بارے میں اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ بلند کیے جائیں اور وہاں اللہ کا نام ذکر کیا جائے۔ (اور) ان میں صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جن کو اللہ کے ذکر اور نماز پڑھنے اور ذکوٰۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے۔ نہ خرید و فروخت وہ اس دن سے جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیں گے اور آنکھیں (اوپر چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں تاکہ اللہ ان کو ان کے عملوں کا بہت بھلا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے۔ اور جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا



ہے۔ "

اس طرح کے وعظ و نصیحت اور مشورے کے ساتھ رسول اللہ ﷺ مساجد کو آباد فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اور ائمہ ہدایت کا بھی یہی طرز عمل رہا اور سراسر خیر و برکت اسی میں ہے۔ کے ان پاکباز لوگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مساجد کے افتتاح کے لئے انہی کی پیروی کریں۔ اور مسجدوں کو عبادات اور ان کے ہم معنی شعار اسلام سے آباد شاد رکھیں۔ نبی کریم ﷺ سے او انکی پیروی کرنے والے ائمہ ہدائی سے قطعاً یہ ثابت نہیں کہ کبھی انہوں نے افتتاح مسجد کے موقع پر اس قسم کی تقریب کا اہتمام کیا ہو۔ اور لوگوں کو اس میں شرکت کی دعوت دی ہو۔ جس طرح آج کل لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے۔ اور وہ مسجد کی تعمیر کی تکمیل کے موقع پر مختلف شہروں سے آکر تقریب میں شریک ہوتے ہیں۔ اگر یہ عمل قابل ستائش ہو تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ اس کی طرف سبقت فرماتے۔ امت کے لئے اسے مسنون قرار دے دیتے۔ اور آپ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین نے اور ائمہ ہدئی اس کی پیروی کرتے۔ اور اگر ایسا ہوا ہوتا تو وہ یقیناً مستقول بھی ہوتا۔ لہذا اس طرح کی محظوظوں کا اہتمام درست نہیں۔ اس طرح کی محفل میں شرکت کی دعوت کو قبول نہیں کرنا چاہیے۔ اور نہ مالی امداد کی صورت میں ان محظوظوں کے انعقاد میں تعاون کرنا چاہیے۔ سراسر خیر و بھلائی اتباع سلف میں اور سراسر شر و برائی ابتداء خلف میں ہے۔ یہ جو حدیث ہے کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی۔ کے آپ ان کے گھر تشریف لائیں۔ اور ان کے مکان میں ایک حصہ میں نماز پڑھیں۔ تاکہ وہ اسے اپنے نوافل وغیرہ کے لئے جائے نماز بنا لیں۔ تو یہ مروجہ تقریب افتتاح مسجد کی قطعاً دلیل نہیں بن سکتی۔ کیونکہ آپ ﷺ کو تقریب میں شرکت کے لئے نہیں بلکہ نماز کی دعوت دی گئی تھی۔ آپ نے اس نماز کے لئے سفر بھی نہیں کیا۔ اور پھر سے محفل میں شرکت یا اس مسجد میں نماز کے لئے سفر اس حدیث کے عموم میں داخل ہے۔ جس میں آپ نے تین معروف مساجد کے علاوہ دیگر مسجدوں کی طرف شدر حال (رخت سفرتیار) کر کے جانے سے منع فرمایا ہے۔ لہذا اس نوع ایجاد عادت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اور مسجدوں کے معاملات میں بھی اسی عمل پر اکتفاء کرنا چاہیے۔ جو رسول اللہ ﷺ کے عہد اور آپ کے تابعدار ائمہ ہدئی کے دور میں تھا۔ (وصلی اللہ وسلم علی عبدہ ورسولہ محمد وآلہ وصحبہ)۔

صداماعندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم